بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یہ مجلہ آپ کے ہاتھوں میں ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں پہنچ رہا ہے۔ وہی عشرہ جس کی ایک طاق رات "لیلۃ القدر" اور "لیلۃ مبارکۃ" ہے، وہ بابرکت شب جسے ایک ہزار ماہ سے زیادہ بہتر بتایا گیا ہے، اس لئے کہ اس ماہِ مبارک کی اس مبارک شب میں تمام بنی نوع انسان کو قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آخری اور مکمل پیغامِ ہدایت، نورِ معرفت اور سرمۂ بصیرت عطا ہوا جس نے انہیں حق و باطل، خیر و شر، معروف و منکر اور نفع و ضرر کے جانچنے پرکھنے کا پیمانہ (الفرقان) دیا، تاریکیوں سے نکل کر روشنی میں آنے کا طریقہ بتایا، شکوک و شبہات اور تردّد و تحیر سے نکال کر حقیقت آشنا کیا۔ وہ دین کامل بخشا جس نے قلوب کو سکون و طمانیت دی اور فطرت انسانی کو آسودگی و کمال سے ہمکنار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا اور جوڑے کا یہ خاصہ ہے کہ اس کا ایک فرد اپنے دوسرے فرد سے ربط کے بغیر تکمیل پذیر نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے لئے " هُنَّ لباس لکم و انتم لباس لھن" فرما کر یہ بتایا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے بغیر ناقص اور نامکمل رہتے ہیں، باہمی ارتباط کے بغیر نہ ان کے وجود کی غرض و غایت پوری ہوتی ہے نہ

وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ اسی طرح پوری انسانیت ایک فرد ہے۔ اور یہ فرد اپنے دوسرے فرد (جفت) سے ملے بغیر نہ کامل ہوسکتا ہے نہ ترقی پا سکتا ہے۔ جانتے ہیں انسانیت کا وہ کون سا دوسرا فرد (یا جوڑا) ہے جس کے بغیر وہ اپنے کمال سے محروم، اور اپنی کمی کو پورا کرنے کے لئے بے قرار و بیتاب رہتی ہے؟ انسانیت کا یہ دوسرا فرد دین ہے ——— اللہ کا پسندیدہ دینِ اسلام، اللہ کا مکمل کردہ دینِ اسلام، وہ دینِ اسلام جس کے سوا اللہ تعالیٰ انسانوں سے کوئی دوسرا دین قبول نہیں فرمائے گا ——— دینِ اسلام کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہے کہ انسانیت کی تکمیل صرف وہی دینِ خالص کرتا ہے جو من جانب اللہ ہو اور جس میں انسان نے کسی قسم کی کوئی آمیزش نہ کی ہو، یہی وہ دین ہے جس کے لئے انسانی معاشرہ اپنے کمال کی خاطر بے تاب و بے قرار رہتا ہے۔ اس معاشرہ کی بے قراری کو اگر کسی چیز میں قرار مل سکتا تو وہ صرف اللہ کے دین کو مان لینے سے مل سکتا ہے۔ سوسائٹی کے اس خلا کو اگر کوئی چیز حُسن و خوبی سے پُر کر سکتی ہے تو وہ صرف اللہ کا دین ہے۔ آیت کریمہ "فاقم وجھک للدین حنیفا فطرۃ اللّٰہ التی فطر النّاس علیھا" کا یہی مفہوم ہے۔

آج آپ انسانی معاشروں کو دیکھئے۔ کچھ تو سرے سے دین نہ رکھنے کی وجہ سے عذاب میں گھُٹ رہے ہیں، کچھ غیر الٰہی یا خود ساختہ دین اختیار کر لینے کی وجہ سے بے چینی اور پریشانی میں مبتلا ہیں اور بہت سے معاشرے اللہ کے خالص دین کو اپنے مختلف تعصّبات اور اعراض و مصالح کی آمیزشوں سے مکدر کر لینے کے باعث اختلافات و فتنہ و فساد کا شکار بن گئے ہیں۔

مختلف معاشروں میں مختلف طاغوتوں نے مختلف ناموں سے خلقِ خدا کو ٹکڑے

ٹکڑے کر دیا ہے۔ انسانیت ان کے ظلم وجور سے نالاں ہے، ہر معاشرہ اپنی بے دینی کی آگ میں جل رہا ہے۔ اس سوزش کو دُور کرنے کے لئے وہ مصنوعی مشروبات سے بیزار ہو کر سادہ پانی کا مطالبہ کر رہا ہے اور یہ سادہ و پاک مشروب اللہ تعالیٰ کا وحی کردہ دین ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ان آفات زدہ معاشروں کو سکون و حیات دینے کے لئے ان کے سامنے اللہ کا یہ دینِ خالص پیش کر دیا جائے، جو تمام تعصبات سے بلند و بالا "لاشرقیۃ ولاغربیۃ"، ہے جس میں آفاقیت و عالمینیت ہے جو ایک اللہ کی طرف سے ایک انسانی برادری کے لئے حریت و مساوات کا پیغام ہے۔ وہ دین جو انسانوں کا رشتہ اللہ سے جوڑ کر انہیں باہم بھائی بھائی بنا دیتا ہے، وہ دین جو اختلافات کی جہنم پاٹ کر اسے جنت میں بدل دیتا ہے۔

اسلام زندگی کا مقصدِ اعلیٰ یہ قرار دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرتے ہوئے عدل و احسان اور اخوت و مساوات پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے، یہی سعادتِ دارین ہے اور یہی فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ ہے۔ نماز ہو یا زکوٰۃ، روزہ ہو یا حج ان سب کی غرض و غایت یہی ہے کہ ہم اسلامی زندگی کے مقصدِ اعلیٰ (رضائے الٰہی، للّٰہیت) کو حاصل کرلیں، اسلام کو یہی مقصد سب سے زیادہ عزیز ہے، اسی لئے وہ بار بار تقویٰ، اخلاص اور صلاح پر زور دے کر یہ تعلیم دینا چاہتا ہے کہ اس مقصد کی راہ میں حائل ہونے والی ہر چیز سے کنارہ کش رہو۔ اسلام کے ماننے والوں میں اس مقصد اعلیٰ کا اختلاف ناممکن ہے البتہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے کی آزادی ہے اور اس کا نام اختلاف نہیں بلکہ مسابقت (یا تنافس) الی الخیر ہے۔ اس مسابقت میں اپنے مقصد سے محبت اور اسے حاصل کرنے کی تڑپ کارفرما رہتی ہے۔

انسانیت آج اللہ کے جس خالص دین کی تلاش میں ہے اس تک رسائی نہ صرف علوم و فنون کے حصول سے ہو سکتی ہے نہ محض سائنسی اور ٹیکنیکل ترقیوں سے، یہ

ضرورت نہ جماعت سازیوں سے پوری ہو سکتی ہے نہ پُر فریب تاویلات سے، اس کا ایک ہی طریقہ ہے جو ہمیشہ آزمودہ کار رہا ہے اور اب بھی ہے۔ قرآن میں غوطہ زنی کیجئے اللہ کی محبت اور قرآن مجید کی عظمت کو اپنا شعار بنا لیجئے۔ اللہ کی رسّی کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو اللہ سے براہ راست ملا دیجئے۔

ہم کتنے خوش نصیب ہوں گے اگر رمضان کا یہ مہینہ اور لیلۃ القدر میں نزول قرآن کی یہ مبارک ساعت ہمارا دینی شعور بیدار کر دے، ہم اپنے مقصد اعلیٰ کے حصول کے لئے بے قرار ہو جائیں اور بھٹکی ہوئی بے قرار انسانیت کو اللہ کا خالص دین پہنچا کر خیرالامم ہونے کا ثبوت دے دیں۔

ہم کتنے خوش نصیب ہوں گے اگر اپنے معاشرہ کو قرآن پر کاربند بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہم قرآن مجید کو اپنا دستور بنا لیں۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم میں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا، اس میں غور و تدبر کرنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا شامل کر لیں۔ ہم اپنے لیڈروں اور جماعتوں کو قرآن مجید کی کسوٹی پر پرکھنے کے عادی ہو جائیں۔ اور جو لیڈر یا جماعت قرآن مجید سے جتنا دُور ہو اسی قدر ہم اس سے دُور رہنا اپنا شعار بنا لیں۔ ہم اپنے عوام میں دوسرے دینوی نظریوں کی جگہ قرآن مجید کے احکام اور قرآنی نظریوں کو عام کر لیں، ہم کسی ایسے امیدوار کو جو قرآن مجید کی محبت سے اور قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دُور بھاگتا ہو اپنے ووٹ کا مستحق نہ سمجھیں، کوئی افسر اور کوئی کارکن قرآنی تعلیم سے بے بہرہ رہ کر ہم میں مقبول نہ ہو سکے اور ہمارے مجلات و جرائد، ریڈیو اور ٹیلیویژن ہمارے لئے غیر ملکی، مخرب اخلاق اور غیر اسلامی کردار کو پیش کرنے کے بجائے اسلامی تعلیمات کو مقبول بنانے میں شب و روز لگے رہیں۔

ماہ رمضان المبارک قرآن مجید کی اہمیت و عظمت کو یاد دلانے والا مہینہ ہے۔ اور عید الفطر ماہ رمضان میں قرآنی تعلیمات سے آراستہ ہو کر نئے جذبہ سے سرشار ہونے والوں کی عید ہے۔ ادارہ آپ کو اس موقع پر قرآن مجید سے قریب تر ہونے کی دعوت دیتا، اور عید مبارک پیش کرتا ہے۔